ادبیات

نتیجۂ فکر نواب میر عثمان علی خان نظام مرحوم

منقبت نبوی

مرسلہ : مولانا غلام محمد بی۔ اے کراچی

نظام الملک آصف جاہ سابع نواب میر عثمان علی خاں مرحوم آخری تاجدار دکن، گوناگوں کمالات کے مالک تھے جدید و قدیم علوم میں انہیں کامل دستگاہ حاصل تھی، اور جذبۂ دین سے وہ سرشار رہتے، ان کے دینی اطالیق حضرت مولانا محمد انوار اللہ خاں (الملقب بہ فضیلت جنگ) رحمۃ اللہ علیہ ایک کثیر التالیف متبحر عالم اور مدرسہ نظامیہ دکن کے بانی ہونے کے علاوہ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ کے خلیفۂ مجاز تھے، حضرت ممدوح کی خصوصی توجہ نے نظام سابع میں وہ دینی ولولہ اور جوش پیدا کر دیا تھا جو عالم آشکار ہے۔ اور اس دور کے مسلم حکمرانوں میں اسکی نظیر ناپید ہے۔ یہ معلوم کرکے مزید مسرت حاصل ہوئی کہ میر عثمان علی خان نے آخر دنوں میں رجحان شیعیت سے توبہ کر لی تھی، اور وصیت کی تھی کہ اہل السنت والجماعت مسلک کے مطابق آخری سامان کئے جائیں، چنانچہ شہر کی جامع مسجد میں نماز جنازہ پڑھی گئی اور سنی حضرات نے تدفین وغیرہ کے فرائض انجام دیئے، یہ حضرت مولانا انوار اللہ خاں رحمۃ اللہ علیہ کی توجہات کا کرشمہ ہوگا کہ بظاہر انجام بخیر ہوگیا۔ نظام سابع کو ذات رسالت پناہ سے عشق تھا، انہوں نے سرشاری عشق میں نعتیں بھی کہیں ہیں جو ان کو نعت گو شعراء میں ایک مقام عطا کرتی ہیں۔ یہ نعتیں محض عشق و محبت کا مرقع ہی نہیں۔ بلکہ ان میں سے بعض فنی اعتبار سے بھی نہایت معیاری ہیں۔ اور وجہ اسکی یہ ہے کہ انہوں نے فن شاعری میں استاذ سخن جلیل مانکپوری ثم حیدر آبادی (المخاطب بہ فصاحت جنگ) سے تلمذ حاصل فرمایا تھا جو مقبول و مشہور نعت گو شاعر امیر مینائی کے جانشین تھے۔۔۔ نظام سابع کی دو نعتیں ایک فارسی اور ایک اردو اہل ذوق کی ضیافت کے لئے پیش ہیں۔۔۔

بنہ بر پائے احمد سر کہ یابی صد وقار ایں جا
زر ایں جا گوہر ایں جا حشمت ایں جا افتخار ایں جا
بہ طیبہ چوں در آیم با ہزاراں شوق بر خوانم
من ایں جا، زندگی ایں جا اجل ایں جا، مزار ایں جا

ز داغِ عشقِ سرور سینہ گلزارِ جناں دائم
گل ایں جا، لالہ ایں جا، سنبل ایں جا، نو بہار ایں جا

زہے مستی کہ باشد در خیالِ ساقیؐ کوثر
خم ایں جا، جام و مے ایں جا، سرور ایں جا، خمار اینجا

نباشد جائے من جز آستانِ مصطفیٰؐ عثمانؔ
سر ایں جا، سجدہ ایں جا، بندگی ایں جا، قرار ایں جا

ہے فخرِ رسل انجمن آرائے مدینہ
مولائے جہاں ہے مرا مولائے مدینہ

زاہد کو ہوائے چمنِ خلد مبارک
ہم جان سے رکھتے ہیں تمنائے مدینہ

آنکھوں میں کھینچے عالمِ لاہوت کا نقشہ
دل سے جو کوئی دیکھے تماشائے مدینہ

اے اہلِ نظر غور سے دیکھو تو ذرا تم
تصویر کا عالم ہے سراپائے مدینہ

ہے طائرِ سدرہ بھی ہوا خواہ ہمارا
جس روز سے ہم بن گئے شیدائے مدینہ

کیا آنکھ پڑے گلشنِ ہستی کی فضا پر
ہے اپنے مقابل رخِ زیبائے مدینہ

اک سلسلۂ گیسوئے محبوب ہے یہ بھی
رہتا ہے مرے سر میں جو سودائے مدینہ

غیرت دہِ صد برقِ تجلی گُلِ طیبہ
رشکِ شجرِ طور شجرہائے مدینہ

ہر دم دلِ مشتاق رہے محوِ نظارہ
اے کاش یہ سینہ مرا بن جائے مدینہ

یثرب کے ہر اک ذرہ میں محبوب کا دیدار
دیکھوں جو مقدر مجھے دکھلائے مدینہ

اے بادِ صبا خاک کو عثمانؔ کی پسِ مرگ
لیجا کے اڑا دے سرِ صحرائے مدینہ